سید یونس الحسینی

ظلمت کذب سے عظمت صدق تک

روزنامہ "دن" ۹ تا ۱۲ - اپریل کی اشاعتوں میں معروف قادیانی دانشور مجیب الرحمن ایڈووکیٹ کے رشحات قلم بالاقساط پڑھنے کو ملے۔ عنوان تھا "تعصب کے اندھیروں سے حقیقت کے اجالوں تک" فی الحقیقت یہ قانون دان ڈاکٹر عبدالباسط کے طویل سلسلہ مضامین کا جواب تھا۔ ان کالموں کے آغاز ہی میں ایک بہترین اصول وضع کیا گیا کہ

"ایک غیر جانبدار تجزیہ نگار کیلئے لازم ہوتا ہے کہ وہ کسی کے بھی اخذ کردہ نتائج اور استدلال کو معقولیت اور منطق کی میزان پر پرکھے۔ اس معروضی تجزیے سے جو صورت ابھرتی ہو، مضمون نگار اسکو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔"

نظر بظاہر یہ ایک خوبصورت قاعدہ ہے مگر کالم نگار نے اپنے الفاظ کے تیر و نشتر کو علمی انداز میں معروضی جائزے کا نام دیکر جو انداز تفکر، طریق استدلال اور لگا بندھا اسلوب نگارش اختیار کیا اس سے غیر جانبداری کی مہک کی بجائے مکمل جانبداری کی بدبو کے بھبھوکے اٹھتے محسوس ہوتے ہیں۔ مجھے مجیب صاحب کے بیان کردہ اصولِ نقد و جرح سے مکمل اتفاق ہے اسلئے انکی تحریروں میں اٹھائے گئے تیکھے نوکیلے نکات کی غیر جانبدارانہ تجزیاتی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں۔ چاروں کالموں کا لُب لباب درج ذیل ہے۔

۱۔ مذہبی منافرت کی مذمت ہونا چاہیئے۔

۲۔ غیر قادیانی کو قادیانی نہ کہا جائے۔

۳۔ کسی احمدی کو انصاف دینے والا گردن زدنی نہ ہو۔

۴۔ قوم کو تعصب اور نفرت کے گرداب سے نکالا جائے تاکہ احمدیوں کو انکے حقوق ملیں اور یرغمالی کیفیت ختم ہو۔

۵۔ احمدیوں کے خلاف پر تشدد واقعات ان سے نفرت کی وجہ سے ہوتے ہیں عقائد کی وجہ سے نہیں کہ عوام کو تو احمدی عقائد کا علم ہی نہیں۔

۶۔ احمدیت میں جبری بھرتی نہیں ہوتی۔

۷۔ احمدی نوجوان کو "راہ راست" پر لانے کیلئے عقائد کی بحث ضروری ہے۔

۸۔ احرار کا قیام، تحریک کشمیر اور مرزا بشیر الدین محمود

۹۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے برطانوی تنخواہ دار ایجنٹ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

۱۰۔ ملٹری گزٹ لاہور کا اداریہ...... مولانا ابوالکلام آزاد کی جانب سے مرزائی لٹریچر کی تعریف۔

نکات نمبر ۱ تا نمبر ۵: باہم منسلک ہیں۔ انکے اس ارتباط کے باعث تجزیاتی جواب بھی یکجا ہوگا۔

سب جانتے ہیں کہ سچ اچھائی اور جھوٹ برائی ہے۔ ایک روشنی ہے، دوسرا تاریکی، ایک نفع ہے، دوسرا نقصان، ایک سلامتی ہے اور دوسرا غرقاب۔ دائمی اصول ہے کہ "ہمیشہ سچ بولو" اور جھوٹ سے نفرت کرو۔" اسی طرح دین حق ہے اور منافرت باطل۔ ہر ذی شعور منافرت کی بھرپور مذمت کریگا مگر دینی عصبیت قائم رکھے گا۔ منافرت میں دشمنی ہے، دہشت گردی ہے، قتل و غارتگری ہے، لیکن عصبیت کا دامن ان کج ادائیوں سے تہی ہے۔ عصبیت کا مطلب اپنے اپنے موقف پر سختی سے قائم رہنا ہے۔ بالفاظ دیگر سچ کا دامن جود و کرم پوری توانائی کے ساتھ تھامے رکھنا اور جھوٹ کو رواداری کے درماندہ و دامانده فلسفہ کے تحت کسی بھی صورت قبول نہ کرنا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سچ سے گریز پائی اور کذب و افترا کی ناز برداری سچ کی تذلیل کے سوا کچھ نہیں۔ ہمیں اپنے معاشرے کو ظاہری و باطنی خوبیوں سے مزین کرنے کیلئے سچ کو سختی سے اپنانا اور جھوٹ کے زہر ہلاہل سے بہر صورت چھٹکارا پانا ہوگا۔ صرف مذمتی قراردادیں پاس کرلینا اس مرض کا شافی علاج نہیں۔

مجیب صاحب! آپ قانون دان ہیں مذکورہ نکات کو آپ وطن عزیز کی چھوٹی بڑی عدالتوں کے علاوہ مختلف فورمز پر بڑی شد و مد سے پیش کرکے انکے جوابات سے مستفید ہو چکے ہیں۔ آپکی جماعت کے اکابر و اصاغر نے اندرون و بیرون ملک اس طرح کی دہائی دینے کا لامتناہی سلسلہ عرصۂ دراز سے شروع کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ ایمنسٹی انٹر نیشنل نے بھی آپ کے دامِ ہمرنگ زمین کا نخچیر ہو کر اپنی ۱۹۹۵ء کی سالانہ رپورٹ میں اس بے سروپا جھنجھم دھاڑ کا تذکرہ کر ڈالا کہ.....

۱۔ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف انتہائی درجہ کا تعصب پایا جاتا ہے۔
۲۔ انکے خلاف ملک کے طول و عرض میں پر تشدد کارروائیاں ہو رہی ہیں۔
۳۔ انکے حقوق غصب کئے جارہے ہیں۔
۴۔ انکے خلاف مختلف عدالتوں میں مقدمات دائر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

محترم! تعصب کے جس اندھیرے اور تشدد کی جن کیفیات کو آپ کوسنے دے رہے ہیں۔ وہ کس کی پیدا کردہ ہیں؟ آئیے اپنے پیشواؤں کے تیار کردہ چارٹ میں خود تلاش کیجئے، گوہر مقصود ہاتھ آ جائیگا صرف نیت کا اخلاص شرط ہے۔ نمونہ مشتے از خروارے پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت قادیاں اپنی تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" ص ۵۴۷-۵۴۸ پر رقمطراز ہیں "میری سب کتابوں کو مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، انکے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرے دعووں کی تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے۔"

۲۔ انوارالاسلام ص ۳۰ اور روحانی خزائن جلد نمبر ۹ ص ۳۱ پر لکھا "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اسکو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔"

۳۔ نجم الہدیٰ ص ۵۳، روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ میں ہے "بلاشک ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور انکی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔"

۴۔ تذکرہ مجموعہ الہامات و مکاشفات میں فرمایا "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔"
۵۔ نزول المسیح میں وارد ہے کہ "جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔"
۶۔ کلمۃ الفصل ص ۲۰ از مرزا بشیر احمد میں ہے "ہر ایک شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا صاحب غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"
۷۔ برکات خلافت از مرزا بشیر الدین محمود احمد ص ۵ پر تحریر کرتے ہیں "حضرت مسیح موعود یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اسکی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔"
۸۔ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء میں ہے۔ "جو شخص اپنی لڑکی غیر احمدی کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ہے۔ کوئی شخص کسی غیر مسلم کو جانتے ہوئے اپنی لڑکی اسکے نکاح میں نہیں دے سکتا ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے کر دیا ہو۔"
۹۔ "ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور انکے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔" (انوارِ خلافت ص ۹۰ از مرزا بشیر الدین محمود احمد)
۱۰۔ "غیر احمدیوں کا کفر بالکل ثابت ہے اور کفار کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔" (اخبار الفضل ماہ فروری ۱۹۲۱ء)
۱۱۔ "غیر احمدیوں کا بچہ بھی غیر احمدی ہے اسلئے اسکا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیئے۔" (انوارِ خلافت ص ۹۳ از مرزا بشیر الدین محمود احمد)
۱۲۔ کلمۃ الفصل ص ۸۰-۱۶۹ پر مرزا بشیر احمد بی اے کا فرمان ہے۔ "حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئی ہیں، انکو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ انکے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا جو ہم ان سے مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے، سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔"

غیر جانبداری سے غور فرمائیے، آقائے نامدار، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیٔ آخر الزماں ماننے والوں سے کس نہج پر تنفر برتا گیا ہے۔ انکے والدین اور خود انکو کیا کیا گالیاں دی گئیں، انہیں یہود و ہنود کے مماثل قرار دیا گیا۔ ان سے دینی و دنیوی رشتے ناطے ختم کر دیئے گئے۔ مشرک اور جہنمی تک کہہ دیا گیا۔ اس انتہا کو پہنچ کر اس قدر

مسموم کیفیات پیدا کر کے رواداری کی توقع فعلِ عبث ہے۔ اب فریق ثانی کی جانب سے کسی بھی قسم کا ردِ عمل فطری سی بات ہے اس پر بے تحاشہ واویلا چہ معنی دارد؟ یہ تو "الٹا چور کو توال کو ڈانٹے" والی بات ہوگئی۔
نفرت کے اندھیرے سے ذرا سا باہر سرک کر دیکھئے ایک سچائی خم ٹھونک کر آپ کے سامنے آ جائیگی اور وہ یہ کہ "خود کردہ لاعلاج نیست۔"

آپ نے مذہبی استحصال پسندوں کی خوب دھنائی کی، میں اس کارِ خیر میں پوری طرح آپ کا ہمنوا ہوں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ استحصالی فضا کیوں پیدا ہوئی؟ اس دھندے میں کون لوگ ملوث ہیں انکے گرو گھنٹال کون اور کہاں ہیں؟ نیز یہ کربناکی کیونکر ختم ہو سکتی ہے؟ پہلے تین سوالوں کے جواب تو اوپر کی تحریر سے اظہر من الشمس ہیں فرق صرف اتنا سا ہے کہ اولیں گرو اب اس دنیا میں نہیں البتہ موجودہ زیبِ سجادہ اپنے آقایانِ ولی نعمت کے ہاں انگلینڈ میں قیام فرما ہیں۔ تیسری بات کا جواب یہ ہے کہ ہمارے ہاں پیدا شدہ زہر آلود فضا، تناؤ اور باہمی سر پھٹول کی صورتِ حال میں خوشگوار تبدیلی آ سکتی ہے۔ میری دیانتدارانہ رائے ہے کہ صرف کسی ٹھوس اصول اور دائمی سچائیوں پر مبنی منطق ہی سے یہ راستہ کھل سکتا ہے۔ اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔
۱۔ تمام قادیانی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر ہمہ نوعی نبوت و رسالت کی تکمیل اور اختتام پذیری پر غیر مشروط طور پر ایمان لے آئیں۔
۲۔ انکار کی صورت میں قادیانیت کو اسلام سے بالکل الگ مذہب تسلیم کر کے اپنے نئے مذہب کی علیحدہ شناخت اور نام اختیار کریں۔

تاریخی تدریج و ارتقاء کے اعتبار سے مسلمہ دائمی بین الاقوامی اصول ہے کہ جب بھی کوئی شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے تو وہ اپنے نئے مذہب اور پیروکاروں کیلئے الگ شناختی نام رکھتا اور اسکا اعلان کرتا ہے۔ برصغیر کی قادیانیت کے مماثل اور متوازی چند نئے مذاہب کی صورتِ حال کا اجمال یہاں درست معلوم ہوتا ہے۔ ایران کے محمد علی باب، بہاء اللہ اور امریکہ کے عالیجاہ محمد مدعیانِ وحی و نبوت تھے۔ انہوں نے بین الاقوامی مذاہب کے تاریخی تسلسل اور دائمی سچائیوں پر مشتمل ٹھوس اصول و ضوابط کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے اپنے اپنے مذاہب کے الگ الگ نام رکھے اور جداگانہ شناخت کو خوشدلی سے اختیار کیا۔ یہ کوئی ننگ و عار کا معاملہ نہ تھا۔ حکومت ایران نے بابیوں اور بہائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا۔ عالیجاہ محمد نے اسلام کا نام نہیں اپنایا۔ امریکی مسلمانوں نے خود انہیں غیر مسلم جانا تو انہوں نے صدق دل سے یہ فیصلہ قبول کرلیا۔ اب ایران میں کوئی مذہبی استحصال پسند اپنے مفادات کے تحفظ یا مطلب براری کیلئے ایک دوسرے کو بابی یا بہائی کہتا ہے نہ کہہ سکتا ہے کیونکہ اسلام سے الگ انکی اپنی شناخت موجود ہے۔ یہی انکے حقوق کے تحفظ کی ضمانت بھی ہے۔ وہاں کسی قسم کی "یرغمالی کیفیت" بھی نہیں۔ کسی معاملے میں انہیں انصاف دینے والا گردن زدنی ہرگز نہیں۔ انکے خلاف پر تشدد واقعات بھی نہیں ہوتے اور نہ ہی ان سے نفرت کی جاتی ہے۔ کوئی انوکھی چیز اگر وہاں موجود ہے تو وہ صرف انکے عقائد و نظریات سے اختلاف ہے۔ وجہ صاف ظاہر و باہر کہ وہاں کے عوام الناس کو بابیوں اور بہائیوں کے اعتقادات سے کماحقہ

واقفیت حاصل ہے۔وہاں کوئی ایک دوسرے کے خلاف شکایت کنندہ نہیں۔

پاکستان میں اسلام اور قادیانیت کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ یہاں کے مسلمان شکایت کنندہ ہیں۔ انکا ایمان ہے ہمہ نوعی نبوت و رسالت اور وحی کا دروازہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف فرما ہونے کے بعد کاملاً بند ہو چکا اب ہر مدعی نبوت و رسالت اور مدعی اجرائے وحی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ حدود سے تجاوز کرنے کے گھناؤنے فعل کا مرتکب ہوتا ہے اسلئے وہ کافر ہے۔ اس کا اسلام سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا پس وہ اور ان کے پیرو کار غیر مسلم ہیں۔ یہ شکایت کادیانیوں کو مجرم کے طور پر پیش کرتی ہے کہ وہ ایک نئے مدعی نبوت کی نبوت تسلیم کرتے ہیں لیکن خود کو مسلمان کہلانے پر بضد ہیں۔ دراصل وہ ایسا کر کے تاریخی ارتقاو تدریج مذاہب کے دائمی سچے اصول پر خط تنسیخ کھینچنا چاہتے اور اس کی مکمل نفی کرتے ہیں کہ ہر نیا مدعی نبوت نئے مذہب کا بانی ہوتا ہے، اس کی الگ شناخت ہوتی ہے، اسکا جداگانہ نام ہوتا ہے۔ مذاہب سابقہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جس طرح بابی اور بہائی۔

وکیل صاحب! آپ تو جانتے ہیں اور آپ کو جاننا بھی چاہیے کہ جو شخص یا گروہ اس یونیورسل ٹروتھ کا کلیتہً منکر ہو وہ پکا مجرم ہوتا ہے اور ایسے مجرم کو شک کا فائدہ قطعاً نہیں دیا جا سکتا۔ میں پوچھتا ہوں یہاں کوئی مفاد پرست یا مذہبی استحصال پسند جلب منفعت کیلئے کسی مسلمان کو عیسائی، یہودی، بابی، بہائی، ہندو یا سکھ کیوں نہیں کہتا؟ صرف اسلئے انکی اپنی علیحدہ شناخت موجود ہے اور وہ خود کو مسلمان نہیں کہلاتے، قادیانیت کے بانی نبی نبوت کا سوانگ رچانے کے باوصف اپنے اندر ایران کے بابیوں اور بہائیوں جیسا حوصلہ پیدا کرنے سے یکسر قاصر رہے اور وہ خود کو علی التواتر مسلمان لکھتے لکھاتے رہے۔ آج یہی حال انکے آپ جیسے پڑھے لکھے پیرکاروں کا ہے۔ آپ لوگ اپنی جداگانہ حیثیت و شناخت سے انکار کر کے خود مسلمانوں کو "یرغمالی کیفیت" میں مبتلا رکھنے اور ظالمانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ فرمایئے کون کس کا استحصال کر رہا ہے؟ کون کس کے حقوق سلب کر رہا ہے؟

"آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہو گی"

آپ لکھا ہے "راقم الحروف کا ذاتی تجربہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف ذاتی کوئی نفرت سرے سے ہے ہی نہیں۔ احمدیہ عقائد سے عوام الناس پورے طور پر واقف ہی نہیں"۔

لیجئے! آپ تو خود ہی اعتراف کئے جا رہے ہیں کہ احمدیوں کے خلاف ذاتی نفرت سرے سے ہے ہی نہیں۔ بھئی یہ ذاتیات کی تو بات نہیں، ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ عوام الناس میں آپ کے متنازعہ اعتقادات کے باعث نفرت ہے۔ آپ دھوکے میں نہ رہیے گا۔ مسلمان تو کجا غیر مسلم بھی آپکے "طریقِ ایمانیات" سے خوب واقف ہیں۔ آپ کی "احمدیت" تو فی نفسہ نفرتوں کی شب سیاہ ہے۔ آپ کے آئمہ تلبیس کے مذکورہ اقوال شاہد عدل ہیں۔ "ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے" (باقی آئندہ)